إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

خطبہ نمبر ۱۵

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	۱۸ احسان ۱۳۱۹ ہش	۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ھ	۱۸ جون ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جمعہ کی نمازیں اور جمعرات کو روزہ رکھنے کے بعد دُعا کی جائے

کہ خدا تعالیٰ دُنیا کو ہلاکت اور تباہی سے بچا کر صراطِ مستقیم دکھائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴۔ ماہ احسان ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴۔ جون ۱۹۴۰ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں پیچش کی شکایت کی وجہ سے آ تو نہیں سکتا تھا۔ لیکن حالات اس قسم کے ہیں۔ کہ اُن کی وجہ سے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ خواہ مرض بعد میں زیادہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ خطبہ مجھے خود پڑھانا چاہیئے۔

وُہ احباب جو اخبارات پڑھا کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہوگا۔ کہ

جنگ کے حالات زیادہ سے زیادہ خطرناک

ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اب تو ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ قریب ہے ہندوستان بھی اس کی لپیٹ میں آ جائے۔

۱۹۳۸ء کی مجلس شوریٰ کے موقعہ پر میں نے ذکر کیا تھا۔ کہ

میں نے رویا میں دیکھا

کہ ہم ایک کشتی میں بیٹھے ہیں۔ جو سمندر میں ہے۔ اور سمندر بہت وسیع ہے اس کے ایک طرف اٹلی کی مملکت ہے۔ اور دوسری طرف انگریزوں کی۔ اٹلی کی مملکت شمال مغربی طرف معلوم ہوتی ہے۔ اور انگریزی علاقہ مشرق کی طرف۔ اور جنوب کی طرف ہٹ کر۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشتی اس جانب سے آرہی ہے جس طرف اٹلی کی حکومت ہے۔ اور اس طرف جا رہی ہے جس طرف انگریزوں کی حکومت ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ یکدم شور اُٹھا اور گولہ باری کی آواز آنے لگی۔ اور اتنی کثرت اور شدت سے گولہ باری ہوئی کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا ایک گولے اور دوسرے گولے کے چلنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور یکساں شور ہو رہا ہے میں نے دیکھا۔ کہ گولے متواتر پڑ رہے تھے۔ اور اتنی کثرت سے پڑ رہے تھے۔ کہ یوں معلوم ہوتا۔ ان گولوں سے جَو بھرا ہُوا ہے۔

یہ ایک لمبا رُویا ہے۔ جو شائع شدہ ہے (الفضل ۲۶۔ جولائی ۱۹۳۸ء) اس سے اور بعض اور خوابوں سے جو میں نے دیکھی ہوئی ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دُنیا پر

ایک خطرناک مصیبت کا وقت

آگیا ہے۔ مگر ان خوابوں کا عام ذکر

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ احسان ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو روز سے حضور کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا جاری رکھیں۔

یہ خبر نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ نیز صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوئیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین کی یہ علمی ترقی انشاء اللہ جماعت کی مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے۔

میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ الہیٰ علم قبل از وقت ہوتا ہے۔ اور لوگ ان باتوں کو سنکر یہ خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارے متعلق تخویف سے کام لیا جا رہا ہے۔ اور بلاوجہ ڈرایا۔ اور خوفزدہ کیا جا رہا ہے۔ اسی لئے جس رؤیا یا الہام کے متعلق اللہ تعالےٰ خود نہ فرمائے۔ کہ اسے ضرور شائع کرو۔ غیر مامور کے لئے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ وہ اس رؤیا یا الہام کو بیان کرے

مامور کا الہام

تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ اگر اسے حکم دیا جائے۔ کہ اسے شائع نہ کرو۔ یا اجازت دی جائے۔ کہ اگر چاہو تو شائع کر دو۔ اور اگر چاہو تو نہ شائع کرو۔ تو ان دو صورتوں میں وہ اسے شائع نہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام کی اشاعت کی ممانعت نہ ہو یا الہام کے ساتھ یہ اجازت نہ ہو۔ کہ اگر چاہو تو اسے شائع کر دو۔ اور اگر چاہو تو نہ شائع کرو تو اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اس الہام کو شائع کرے۔ لیکن غیر مامور کو کسی الہام اور رویا کے متعلق اگر خدا یہ حکم دے کہ اسے شائع کر دیا جائے تب تو وہ اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ اسے شائع کرے۔ ورنہ وہ اس کی اشاعت یا عدم اشاعت کے متعلق کلی اختیار رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی غیر مامور کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب وہ کسی رؤیا یا الہام کو شائع کرے تو یہ بھی دیکھ لے۔ کہ وہ کسی مامور کے الہام یا حکم کے خلاف تو نہیں۔ کیونکہ مامورین کی وحی کے خلاف غیر مامور کا کوئی رؤیا یا الہام درست تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ بہر حال اگر غیر مامور کو کسی خواب یا الہام کے متعلق یہ حکم نہ دیا جائے۔ کہ اسے ضرور شائع کر دو۔ تو اسے اس بات کی اجازت ہوتی ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو اسے شائع کرے۔ اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

موجودہ جنگ کے متعلق گزشتہ نو ماہ میں اللہ تعالےٰ نے متواتر اور کثرت کے ساتھ مجھ پر

غیب کی خبروں کا اظہار

کیا ہے۔ مگر میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ ان کی عام اشاعت کروں۔ گو قریباً قریباً تمام رویاء اور کشوف میں بعض دوستوں کو بتا چکا ہوں۔ مگر ان کا عام اظہار میں اس لئے مناسب نہیں سمجھتا کہ اس سے ملک میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور لوگ اسے تخویف اور انذار سمجھ کر یہ خیال کر لیں گے۔ کہ انہیں خواہ مخواہ مرعوب اور خوفزدہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کی عام اشاعت سے ممکن ہے حکومت کو بھی شکوہ پیدا ہو اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کو کھلے طور پر بیان کروں۔

جن دوستوں کو میں نے وہ رویا وکشوف بتائے ہوئے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے قبل از وقت جبکہ اتحادی ابھی بالکل امن میں تھے۔ اور جبکہ انہیں اپنی طاقتوں پر کامل اطمینان اور بھروسہ تھا مجھے بڑی بڑی تباہیوں بڑی بڑی ہلاکتوں اور

بڑے بڑے تغیرات کی خبر

دی گئی تھی۔ اور ان رویاء وکشوف اور الہامات کے مطابق میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی مصائب کا دروازہ اور زیادہ وسیع ہوگا۔ لیکن جس حد تک مصائب میں وسعت ظاہر ہو چکی ہے۔ وہ بھی ایسی ہے۔ کہ ہر عقل و سمجھ رکھنے والے اور خدا تعالےٰ کی خشیت اور اس کا خوف اپنے دل میں محسوس کرنے والے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف جھک جائے۔ اور

دعاؤں میں مشغول

ہو جائے۔

ہمارے قیاسات اور ہماری عقلیں بہت ہی محدود رنگ رکھتی ہیں ایک خیال کر لیتا ہے۔ کہ اس وقت جرمنی کا ترقی کرنا بہتر ہے۔ دوسرا قیاس کر لیتا ہے۔ کہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی ترقی دنیا کے لئے مفید ہے۔ کوئی کسی کی فتح کو مفید سمجھتا ہے اور کوئی کسی کی شکست کو دنیا کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ خواہ کسی کا جیتنا بہتر تصور کیا جائے انگریزوں اور فرانسیسیوں کا یا جرمنی اور اطالیہ کا

دنیا کی تباہی اور بربادی

میں تو کوئی شبہ نہیں۔ وہ بہتری جس کی لوگ امید لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ تو شائد سینکڑوں سال میں ظاہر ہو۔ مگر آج کی جنگ میں جس طرح لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ جس طرح تباہی اور بربادی چاروں طرف محیط ہو رہی ہے۔ اسکو دیکھتے ہوئے تو کہا جاسکتا ہے۔ کہ اگر یہ جنگ اسی طرح جاری رہی۔ تو دنیا میں سو میں سے شائد دس پندرہ آدمی ہی زندہ رہیں گے۔ باقی سب فنا ہو جائیں گے احادیث سے بھی ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی اس قسم کی پیشگوئیاں اور الہام موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا کا یہ آخری فتنہ نہایت ہی ہیبتناک ہے حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں اس قدر تباہی ہوگی کہ ایک ایک مرد کے مقابلہ میں چار چار عورتیں رہ جائیں گی۔ اور دس دس آدمیوں میں سے سات سات مر جائیں گے۔ اور دنیا میں اتنی لاشیں کھلی پڑی ہوں گی۔ کہ ان کے تعفن کی وجہ سے وبائیں پھوٹ پڑیں گی۔ کیونکہ مردوں کو اٹھانے اور ان کو دفن کرنے والے کوئی نہیں رہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں جو بیان فرمائی ہیں ان کے پورا ہونے کے آثار اب ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور

سخت قابل رحم حالت

ہے۔ ان ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کی جو روزانہ میدان جنگ میں زخمی ہوتے اور تباہ برباد ہوتے جا رہے ہیں پھر تعجب یہ کہ اس لڑائی کی وجہ کوئی اعلیٰ درجہ کے روحانی اصول نہیں۔ جن کی خاطر اس قسم کی لڑائی کو جائز قرار دیا جاسکے وہ اس لئے نہیں لڑ رہے کہ خدائے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں۔ وہ اس لئے نہیں لڑ رہے۔ کہ شرک اور کفر کو مٹا دیں اور ایمان لوگوں کے دلوں میں قائم کر دیں۔ وہ اس لئے نہیں لڑ رہے۔ کہ دنیا کی روحانی یا اخلاقی ترقی میں جو روکیں حائل ہیں۔ ان کو دور کر دیا جائے۔ بلکہ

محض دنیا کے لئے

کچھ تجارتی میدانوں کے لئے۔ کچھ زمینوں اور کچھ ملکوں کے لئے یہ تمام لڑائی ہو رہی ہے۔ اور اس آگ کے ارد گرد ایک بگولہ چکر لگا رہا ہے

جو چاروں طرف سے لوگوں کو اپنے ساتھ لپیٹ کر اس آگ میں گرا رہا ہے - اور حالات اس قسم کے ہیں - کہ اس بگولے سے بچنا عقلی طور پر بالکل ناممکن ہے دونوں طرف سے ایسے رنگ میں باتیں پیش کی جاتی ہیں - کہ ہر انسان اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے - کہ وہ اپنے آپ کو جس خیال کی تائید میں پائے - اس کی حمایت کے لئے کھڑا ہو جائے - ایسے حالات میں یہ لڑائی جتنی بڑھیگی اتنی ہی زیادہ دُنیا میں تباہی اور بربادی پھیلے گی -

پس اس تباہی و بربادی سے بچنے - اور بنی نوع انسان پر رحم کرنے کے لئے ایک مومن کے پاس سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں - کہ وہ

اللہ تعالےٰ کے حضور گرے

اور اسی کے سامنے اپنے دکھ کی فریاد کرے ؞

ہماری جماعت کے لوگوں میں یہ وہم ہے - کہ وُہ خیال کرتے ہیں - ہماری جماعت ہمیشہ

پھولوں کی سیج پر ترقی

کرتی چلی جائے گی - جو لوگ منافق طبع ہیں - وُہ تو کچھ بھی خیال نہیں کرتے وُہ سمجھتے ہیں - ان کا کام صرف اتنا ہی ہے - کہ روٹی کمائی - کھائی - اور زندگی کے دن پورے کر لئے - مگر جو لوگ مخلص ہیں - وُہ اس غلطی میں مبتلا ہیں - کہ ہماری جماعت مشکلات میں سے گزرے بغیر اس ترقی کو حاصل کر لے گی - جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے حاصل کی - میں اس ناواقفیت اور تجاہل کے متعلق کیا کہوں - مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے - کہ ہماری جماعت کے دوست اس غلط فہمی میں کیوں مبتلا ہیں - حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے صاف ظاہر ہے - کہ

جماعت احمدیہ بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گزریگی

وُہ ابتلاء سیاسی بھی ہوں گے - وُہ ابتلاء اقتصادی بھی ہوں گے - وُہ ابتلاء مالی بھی ہوں گے - وُہ ابتلاء علمی بھی ہونگے وُہ ابتلاء قومی بھی ہوں گے - غرض ہر قسم کے ابتلاؤں کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ہے - حکومتوں کی طرف سے تشدد - اور جھگڑوں کا بھی ان الہامات میں ذکر ہے - اقوام کی طرف سے تشدد اور سختیوں کا بھی ان میں ذکر ہے - بعض سیاسی ابتلاؤں کا بھی الہامات میں ذکر ہے - بعض ہجرتوں کا بھی ذکر ہے اسی طرح قتلوں - اور طرح طرح کے دکھوں سے جماعت احمدیہ کے ستائے جانے کا بھی ذکر ہے - لیکن باوجود اس کے میں نے بار بار کہا - ہماری جماعت کے دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو پڑھنے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے - اور جو پڑھتے ہیں - ان میں یہ مرض ہے - کہ وُہ سارے الہامات گزرے ہُوئے واقعات پر چسپاں کر دیتے ہیں اور یہ

ایک نہایت ہی خطرناک نقص

ہے ؞

میں نے ایک دفعہ ایک دوست کو ایک زلزلہ کے متعلق مضمون لکھنے کے لئے کہا - تو انہوں نے زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام الہامات اس ایک زلزلہ پر ہی چسپاں کر دیئے - میں نے انہیں کہا - کہ اس کے تو یہ معنے ہُوئے - کہ آئندہ کسی زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی الہام نہیں رہا ؞

غرض بہت سے الہامات آئندہ رونما ہونے والے واقعات کے متعلق ہوتے ہیں - مگر ہم غلطی سے ان الہامات کو کسی گزرے ہُوئے واقعہ پر چسپاں کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں - دراصل انسان کی یہ عادت ہے کہ خوشی چاہے چھوٹی ہی ہو - وُہ اسے وسیع طور پر منانے کی کوشش کرتا ہے اس عادت کے مطابق ہماری جماعت کے دوستوں کو بھی جب کسی الہام کے پورا ہونے سے خوشی ہوتی ہے - تو وُہ کوشش کرتے ہیں - کہ سارے الہامات گھسیٹ کر اسی

ایک واقعہ پر چسپاں

کر دیں - حالانکہ بسا اوقات وہ الہامات اتنے عظیم الشان ہوتے ہیں - کہ جن واقعات پر ہماری جماعت کے دوست ان کو چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں - ان کی الہامات کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی ؞

پس

بڑے بڑے ابتلاءٗ

آنے والے ہیں - کیونکہ ہماری جماعت کے سپرد اللہ تعالےٰ کی طرف سے بہت بڑا کام کیا گیا ہے - ان حالات میں ہماری جماعت کے دوستوں کو محض اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے - کہ ہمارے لئے پھولوں کی سیج بچھی ہُوئی ہے - اور ہم اسی پر چلتے جائیں گے - تکالیف ہمارے سامنے کبھی نہیں آئیں گی - کیونکہ یہ بات اللہ تعالےٰ کی سنت کے خلاف ہے - مومن ہمیشہ مشکلات کو دیکھا کرتا ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینکڑوں الہامات اس بارے میں موجود ہیں - میں نے بھی

بیسیوں رؤیا وکشوف

دیکھے ہیں - جن میں جماعت پر کئی قسم کے ابتلاؤں کے آنے کا ذکر ہے - اسی طرح جماعت کے اور بہت سے دوستوں نے خوابیں دیکھی ہوئی ہیں - اور یہ ساری باتیں بے معنی نہیں - بلکہ اپنے وقت پر پوری ہونے والی ہیں ؞

اس میں کوئی شبہ نہیں - کہ

جماعت احمدیہ کے لئے ترقی

اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقدر ہے - مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں - کہ جیسے پہلی جماعتوں پر ابتلا آئے - اسی طرح ہماری جماعت پر بھی آئیں گے - اور اسے بھی ان ابتلاؤں کی آگ میں سے گزرنا پڑے گا ؞

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ صاف طور پر فرماتا ہے - اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ - کہ کیا کوئی مذہبی جماعت ہے - جو یہ خیال کرتی ہو کہ وُہ ہمیشہ امن میں رہے گی - وھم لایفتنون - اور اللہ تعالےٰ اسے فتنوں - اور عذابوں میں نہیں ڈالے گا - فرماتا ہے - یہ بات غلط ہے - نہ پہلے کبھی ایسا ہوا - اور نہ آئندہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے ؞

پھر یہ صرف قرآن نے ایک قاعدہ کلیہ کے رنگ میں ہی بات بیان نہیں کی - بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ الہام ہوا ہے (تذکرہ صفحہ ۲۳۰)

بہرحال قرآن کریم نے ایک قاعدہ کے رنگ میں یہ بات بیان فرمائی ہے کہ انبیاء کی جماعتوں پر ہمیشہ ابتلاء آیا کرتے ہیں - وُہ فرماتا ہے - اَحَسِبَ النَّاسُ - یہ نہیں فرمایا - اتحسبون تاکہ اسے صحابہ رضؓ کے لئے مخصوص نہ سمجھ لیا جائے - اس میں کوئی شُبہ نہیں - کہ صحابہ رضؓ کے متعلق بھی یہ قرآنی آیت ہے - مگر اللہ تعالےٰ نے الفاظ ایسے رکھے ہیں - جو قاعدے پر دلالت کرتے ہیں - چنانچہ فرمایا - اَحَسِبَ النَّاسُ - کیا انسان یہ گمان کرتا ہے اتحسبون نہیں فرمایا - اسی طرح افحسبتم نہیں فرمایا - بلکہ اَحَسِبَ النَّاسُ فرمایا - یعنی کیا لوگوں کا یہ خیال ہے - کہ صرف ایمان کا دعوےٰ کر دینا ان کے لئے کافی ہے - اور وُہ کبھی ابتلاؤں میں سے نہیں گزریں گے - غرض اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں جتنے الفاظ استعمال کئے ہیں - وُہ سب اس کے قاعدہ کلیہ ہونے کے شاہد ہیں - پس یہ ایک اصول ہے - جو ہر نبی کی جماعت پر چسپاں ہوتا ہے - اور یہ ایک قاعدہ ہے - جس کا ہر زمانہ میں پورا ہونا ضروری ہے - لیکن اگر یہ قاعدہ ہے کہ

انبیاء کی جماعتیں ابتلاؤں میں

سے ضرور گزرتی ہیں - تو یہ بھی قاعدہ ہے کہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ یا تو آنے والے ابتلاؤں کو ٹال دیتا ہے - یا ان کی شدت کو کم کر دیتا ہے -

اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے دکھ سے خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ ان

ابتلاؤں کے ذریعہ

وہ بندوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے۔ جس طرح ماں کا دل چاہتا ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس کا بچہ اس کی طرف آئے۔ اور اگر وہ زیادہ دیر تک اس کے پاس نہ آئے تو کبھی وہ اس کو سرزنش بھی کرتی ہے جیسے بچہ اگر کھیل میں مشغول ہو۔ اور ماں چاہتی ہو کہ وہ اس کے پاس آئے تو وہ بچے کو مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ میں تجھے مٹھائی نہیں دونگی۔ اور اس سے اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کا بچہ کھیل کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی کبھی کبھی اپنے بندوں کو انعامات سے محروم کر دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اس کی محبت ماں کی محبت سے بہت زیادہ ہے۔ اگر بندے اپنے اوپر یہ امر لازم کرلیں۔ کہ وہ

خدا تعالےٰ کی طرف جھکتے رہیں

اس کے حضور عاجزی اور گریہ وزاری سے کام لیں۔ تو اللہ تعالےٰ آنے والے ابتلاؤں کو یا تو ٹال دیتا ہے یا انکی شدت کو کم کر دیتا ہے۔ اور یا انہیں کلیتہً مٹا دیتا ہے۔ گویا دعاؤں کے نتیجہ میں کبھی تو اللہ تعالےٰ ابتلاؤں کو پیچھے ڈال دیتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان کے اندر قوت برداشت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی ان کو بالکل مٹا دیتا ہے۔ اور کبھی ان کے زور کو کم کر دیتا ہے۔ یا تو اس رنگ میں کہ عذاب کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ یا اس رنگ میں کہ اس کو برداشت کرنے کی ہمت انسان کے اندر بڑھ جاتی ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت میں وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور

خاص طور پر دعاؤں میں مشغول

ہو جائیں۔ اس کے لئے میں جماعت کے تمام مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ جولائی کے آخر تک

ہر نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں

رکوع کے بعد امام کے ساتھ مل کر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس عظیم الشان فتنہ کی بربادیوں سے اپنے غریب بندوں کو بچائے۔ خصوصاً جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے۔ اور اس فتنہ کا نتیجہ سچ اور راستی کے لئے اچھا ہو اور جھوٹ اور مکر کے لئے بُرا ہو۔ اسی طرح میں اپنے دوستوں سے خواہش کرتا ہوں۔ کہ جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ وہ

جولائی کے آخر تک ہر جمعرات کو روزہ رکھیں

اور روزہ کے خاتمہ پر جن کو توفیق ہو وہ اپنے اپنے مقام پر جمع ہو کر اکٹھے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ حق اور راستی کو فتح دے۔ اور دنیا سے ظلم فریب اور دغا کو مٹا کر اپنے کمزور بندوں کو تباہی و بربادی سے محفوظ رکھے۔ اور بجائے اس کے کہ عذاب میں مبتلا ہو کر وہ تباہ ہو جائیں خدا تعالےٰ ان کی آنکھیں کھولے۔ اور انہیں ہدایت کی طرف متوجہ کرے۔ کیونکہ آخر جو تباہ ہو رہے ہیں۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ جو مظلوم ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اور جو ظالم ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی تو احادیث میں لکھا ہے بعض صحابہ نے کہا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو ہماری سمجھ میں آسکتی ہے۔ مگر ظالم کی مدد کرنے کا ارشاد سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا ظالم بھائی کی مدد یہ ہے۔ کہ تو اسے ظلم سے روک دے۔ پس اگر ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ

خدا تعالیٰ اسچائی کو فتح دے

ظلم کو دنیا سے مٹا دے۔ اور لوگوں کو بجائے عذاب سے تباہ کرنے کے ظالموں کی ہدایت کے سامان کرے۔ اور مظلوموں کو ظلم سے محفوظ رکھے تو ہم ظالم کی بھی مدد کرتے ہیں اور مظلوم کی بھی۔ اور ہم اپنے رب سے وہ چیز طلب کرتے ہیں جس کا نتیجہ خیر ہی خیر ہے۔ اور جس میں شر کا کوئی پہلو نہیں۔ پس دعائیں کرو اور کرتے چلے جاؤ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ مظلوم کو طاقت دے۔ اس کی کمر کو قوت بخشے۔ اس کے دماغ کو مضبوط بنائے۔ اور اس کے اعضا میں ایسی طاقت بھر دے کہ وہ ظالم کے ہاتھ کو بہادری سے روک سکے۔ ساتھ ہی تم ظالم کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کہ خدا تعالےٰ اسے ہدایت دے۔ اور اسے ظلم دھوکا فریب اور دغا سے بچائے۔ پس ہر ایک کے لئے دعا کرو تا

خدا تعالےٰ کا فضل

دنیا کی ہر قوم پر نازل ہو۔ کیونکہ ایمان کسی ایک قوم کا حصہ نہیں۔ بلکہ انگریز اور فرانسیسی اور جرمنی اور اطالوی اور روسی اور جاپانی سب اس کے حصہ دار ہیں۔ اور ہم نہیں چاہتے۔ کہ کوئی قوم بھی اس سے محروم رہے۔ مگر ہم یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ کوئی قوم ظالم بن کر دنیا کو تباہ کر دے۔

تحریک جدید کا وعدہ سو فی صدی پورا کرنیوالوں کو خوشخبری

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے اصحاب کے معتدبہ حصہ نے ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر دیا۔ اور ۸ جون کو ایسے احباب کے نام حسب اعلان حضور کے پیش ہو چکے۔ وہ دوست جو باوجود کوشش کے ادا نہیں کر سکے یا وہ جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ ان کو واضح ہو کہ اب ان کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک اور موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ خطبہ جمعہ میں آپ نے پڑھا ہوگا۔ ۱۱ اگست کو تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں گے حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اس تاریخ تک ہر دوست کو اپنا وعدہ سو فی صدی ادا کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر سخت مجبوری ہو تو وعدے کا اکثر حصہ بہر حال ادا کر دینا چاہیئے۔

پس احباب کو یہ خوشخبری دی جاتی ہے۔ کہ جو دوست ۱۱ اگست تک اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر دیں گے۔ ان کے تمام سو رقم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پیش کر کے دعا کی درخواست کی جائیگی"

زمیندار جماعتوں کے لئے بھی یہ ایک نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ انہیں پوری توجہ کے ساتھ اپنا وعدہ ۱۱ اگست تک پورا کرنا چاہیئے۔ ہندوستان کی کئی جماعتوں نے اپنا وعدہ بحیثیت جماعت پورا کر لیا۔ اور کئی دوسری جماعتیں کوشش کر رہی ہیں۔ بڑی جماعتوں میں سے حیدرآباد دکن کی جماعت نے ۳۱ مئی تک اپنا وعدہ پچاس فیصدی پورا کیا۔ اگرچہ اس جماعت کا حلقہ کئی میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔ مگر اس کے سکرٹری سیٹھ محمد اعظم صاحب اَن تھک محنت کرنے والے مخصوص اصحاب میں سے ہیں۔ اور سکندرآباد کی جماعت تو وہ بے مثال جماعت ہے۔ جس نے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ دوسری جماعتوں کو بھی اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔

بیرون ہند کی جماعتوں کو تو یاد ہو گا۔ کہ خصوصیت کے ساتھ پورا ادا کرنے والی جماعتوں اور احباب کی فہرست ۱۰ اگست کو حضور کے دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔

بیرون ہند کی جماعتیں ۱۰ اگست تک اپنا وعدہ پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جو اس تاریخ تک اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر دیں۔ ان کی اسم وار فہرست فنانشل سکرٹری تحریک جدید کو بھیجدی جائے تاکہ دعا کے لئے پیش کی جا سکے۔

ہندوستان کے وہ علاقے جو بنگال۔ مدراس برہما۔ سیلون۔ ساتان پولم۔ مالابار کولمبو پر مشتمل ہیں۔ وہ بھی بیرون ہند میں شامل ہیں پس زمیندار اور شہری جماعتیں اور بیرون ہند کی جماعتیں اگر اپنے دل میں یہ پختہ عزم کر لیں۔ کہ ۱۱ اگست تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنا ہے۔ اور ان کے کارکن اور دوسرے عہدیدار بھی سرگرمی سے کام کریں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں "مومن کی نیت خدا تعالےٰ کے فضلوں کے جذب کرنے والی ہوتی ہے۔ پس دل میں ارادہ کر لو کہ اللہ تعالےٰ مومن کے ارادہ کو پورا کرنے کے سامان خودبخود کر دیتا ہے"۔

"پس اگر تم مومن ہو تو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا۔ کہ تمام مشکلات خودبخود دور ہو جائیں گی"۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جماعت احمدیہ وزیرآباد کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ وزیرآباد نے ۲۲-۲۳- جون کو اپنا تبلیغی جلسہ قرار دیا ہے۔ مرکز سے علماء بھیجے جائیں گے۔ قرب وجوار کی جماعتوں سے اس اعلان کے ذریعہ التماس ہے۔ کہ وہ شامل جلسہ ہو کر جماعت وزیرآباد کو ممنون فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ڈاکٹر عبدالحکیم کی "خدمت قرآن" اور مولوی محمد علی صاحب

(۱) مولوی صاحب آپ بار بار اپنے خطبوں اور تحریروں میں اپنے ترجمۃ القرآن انگریزی و تفسیر کا تذکرہ اہل یورپ کی تقلید میں گوناگوں طریقوں سے کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ لوگ خریدار ہوں۔ اور آپ کو کمیشن وصول ہو۔ اس حد تک تو آپ پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ کتب فروشی منع نہیں۔ مگر آپ دوسرے کتب فروشوں کے خلاف اس کو خدمت قرآن اور اشاعت اسلام کا نام بھی دیتے ہیں، حالانکہ ہم نے کبھی نہ دیکھا کہ آپ نے مولوی احسان اللہ صاحب عباسی کے ترجمۃ القرآن انگریزی کی یا مارمڈیوک پکتھال اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی یا پروفیسر عبداللہ یوسف صاحب کے ترجمۃ القرآن کی آپ نے کبھی تعریف کی ہو۔ اس کو خدمت اسلام قرار دیا ہو۔ کیا براہ مہربانی بتا سکتے ہیں کہ ان کے تراجم خدمت اسلام اور اشاعت قرآن کہلانے کے کیوں مستحق نہیں۔

(۲) آپ کو معلوم ہے۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے چھ ہزار روپے انگریزی ترجمۃ القرآن اور تفسیر القرآن پر خرچ کئے اور کئی سو صفحوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق بھی کی۔ اور خوب واضح اور تفصیل سے کی۔ اور پانصد انگریزی اور اردو جلدیں غیر احمدیوں میں شائع کیں اور کسی شخص سے ایک پیسہ تک اخراجات طباعت کے واسطے طلب نہ کیا۔ لوگوں نے لالچ بھی دی۔ کہ مرزا صاحب کا ذکر اپنے ترجمہ اور تفسیر سے نکال دو تو ہم آپ کے ترجموں اور تفسیر کے فروخت میں مدد دیں گے۔ مگر اس نے اس وقت منظور نہ کیا۔ اس کے علاوہ تذکرۃ القرآن۔ اور مفتاح القرآن جمائل التفسیر۔ مفتاح العرب تفسیر پارہ عم۔ تفسیر الحمد و تفسیر پارہ الم اور دوسری مفید کتب بھی شائع کیں۔ اس کے خلاف آپ کا انگریزی ترجمۃ القرآن آپ کے علم کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ حضرت نورالدین اعظم کے لکھوائے ہوئے نوٹس تھے۔ پھر کئی ہزار روپے کئی سال تک تنخواہ لے کر احمدی پبلک کے روپے سے ترجمہ کیا گیا۔ مگر آپ قادیان سے جاتے ہوئے نہ صرف قوم کی ملکیت ترجمۃ القرآن ساتھ لے گئے بلکہ اس کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت بھی بلا اجازت ہزاروں روپے لے گئے۔ پھر اس کو اپنی ذاتی جائیداد ملکیت قرار دیا۔ یہ جواز کس شریعت کے ماتحت تھا۔

(۳) آپ ذرا اپنی اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی خدمت کا مقابلہ کریں۔ اس نے اپنا دماغ خرچ کیا۔ آپ نے حضرت نورالدین اعظم رضہ سے مدد لی۔ اس نے اپنے پاس سے چھ ہزار روپے خرچ کئے۔ آپ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ہزاروں روپے تنخواہ لی۔ اس نے اپنے خرچ سے طبع کرایا۔ آپ نے انجمن لاہور کے خرچ پر چھپوایا۔ اس نے کم سے کم قیمت پر قرآن فروخت کیا۔ آپ نے انگریزی ترجمہ تین اور پانچ گنا زیادہ قیمت پر اور اردو ترجمہ آٹھ گنا اور نو گنا زیادہ قیمت پر۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر دل کھول کر کیا۔ آپ نے نہایت اخفا اور ابہام سے کام لیا۔ اس نے جماعت احمدیہ سے خارج ہو کر بھی احمدیت کا ذکر نکال دیا۔ مگر آپ نے شائع ہونے سے قبل ہی قادیان میں تیار کردہ ترجمۃ القرآن کو ایبٹ آباد میں نہ صرف بدل دیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ آیات کے معانی کی تردید کی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا نجات کے واسطے ضروری نہیں جانتے اور وہ تمام انبیاء کو مدار نجات نہیں جانتے تھے۔ پھر آپ کس وجہ سے ان کی خدمات اسلام اور اشاعت قرآن کا اعتراف نہیں کرتے۔ کیا وہ شخص جو آپ کے معیار کے رو سے آپ سے بڑھ کر خادم اسلام اور قرآن گذرا ہے۔ آپ کے آرگن پیغام صلح میں مرتد کے خطاب کا مستحق ہے۔ بینوا و توجروا

خاکسار

قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

ستارے

(۲)

ماہرین نے ستاروں کے درجے بلحاظ ان کی چمک کے مقرر کئے ہیں اس کو قدر یا Magnitude کہتے ہیں۔ یعنی جو ستارے سب سے زیادہ روشن نظر آتے ہیں۔ وہ قدر اول First Magnitude کے ستارے کہلاتے ہیں۔ ان سے جو کم روشن ہیں وہ قدر دوم کے ستارے کہلاتے ہیں اسطرح میں درجے مقرر کئے گئے ہیں۔ قدر اول سے قدر ششم تک کے ستارے آنکھ سے نظر آسکتے ہیں۔ لیکن قدر ہفتم سے قدر بستم تک دُور بین سے دکھائی دیتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ اندازے صرف سمجھانے کے لئے ہیں۔ ورنہ غالباً دو ستارے بھی ایسے نہیں جن کی روشنی یکساں ہو ۔

بعض ستارے ثنائی ہیں یعنی دراصل دو ستارے ہوتے ہیں۔ لیکن بوجہ قرب یا ایک سیدھ میں آگے پیچھے ہونے کے ایک نظر آتے ہیں۔ ان کو Double Stars کہتے ہیں۔ ان میں بھی بعض تو واقعی قریب ہوتے ہیں۔ لیکن بعض آگے پیچھے ہونے کی وجہ سے قریب نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ان کا درمیانی فاصلہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

پیشتر اس کے بروج اور دیگر مجامع النجوم کے نقشے دئیے جائیں۔ چند ضروری باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ ان کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ اول یہ کہ نقشے کاغذ پر دئیے جائیں گے۔ جو کہ ہموار سطح رکھتا ہے۔ مگر آسمان کی شکل ایک اوندھے پیالے کے اندر کی طرف کی مانند ہے۔ لہذا نقشہ دیکھ کر جب بروج کی پہچان کی جائے۔ تو یہ بات ذہن میں رکھ لی جائے۔ خصوصاً جبکہ افق کے نزدیک والے مجامع النجوم دیکھنے ہوں۔ کیونکہ اس صورت میں قدرے فرق پڑ جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ سب سے پہلے قطب تارے کی پہچان کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی دبّ اکبر کی جو سات روشن تاروں کا ایک مجمع النجوم قطب تارے کے پاس ہے۔ ان کے پہچان لینے کے بعد باقی شکلیں بہ آسانی نقشہ کے مطابق پہچانی جاسکیں گی۔

تیسری بات یہ ہے کہ زمین کو ایک لٹو کی طرح سمجھنا چاہیئے۔ جس کے درمیان والا کیل اوپر کی طرف بھی نکلا ہوا ہو۔ زمین میں تو آر پار کوئی ایسا کیل نہیں۔ لیکن اگر ایسا فرض کر لیا جائے۔ تو اس کے اوپر والا سرا شمالی قطب تارے سے جا ملتا ہے۔ اور نچلا سرا قطب جنوبی سے اسی کو محور کہتے ہیں۔ اب ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ سورج مشرق کی طرف سے نکلتا ہے اور مغرب کی طرف غروب ہو جاتا ہے اسی طرح ستارے شام کو مشرق کی طرف سے نکلتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور مغربی جانب غروب ہوتے نظر آتے ہیں۔ لیکن دراصل سورج اور ستارے سفر نہیں کر رہے۔ بلکہ زمین مغرب سے مشرق کی طرف اسی محور کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور بعینہٖ جس طرح چلتی ریل گاڑی میں جس طرف گاڑی چل رہی ہوتی ہے اس کی مخالف سمت میں سامنے کے درخت وغیرہ بھاگتے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح زمین مشرق کی طرف اپنے محور پر چکر لگا رہی ہے۔ اور سورج اور ستارے ہم کو مخالف سمت میں مغرب کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

جوں جوں ہم شمال کی طرف جائیں گے شمالی قطب تارہ ہم کو بلند نظر آئیگا۔ حتّٰی کہ زمین کے عین شمالی حصہ میں یہ تارا ہمارے سر پر ہوگا۔ اور جوں جوں ہم خط استوا کی طرف جائیں گے قطب تارا ہم کو نیچا ہوتا دکھائی دے گا حتّٰی کہ یہ نظر سے غائب ہو جائیگا۔

پس دبّ اکبر اور دیگر ستارے جو قطب تارے کے نزدیک ہیں۔ وہ ہم کو مشرق سے مغرب کی طرف قطب تارے کے گرد چکر لگاتے نظر آتے ہیں۔ لیکن جو ستارے قطب شمالی سے دور ہیں۔ وہ نسبتاً وسیع دائرہ یعنی بڑا چکر لگاتے ہیں۔

یہاں ایک اور بات بھی ضمناً لکھتا ہوں کہ دن میں بھی آسمان پر ستارے ہوتے ہیں۔ جیساکہ رات کو۔ لیکن دن کے وقت سورج کی روشنی کی وجہ سے ہم کو یہ ستارے نظر نہیں آتے ۔ البتہ دور بین کی مدد سے اگر مطلع صاف ہو۔ تو موٹے موٹے ستارے نظر آجاتے ہیں۔

اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم ستاروں کو سال کے مختلف حصوں میں آسمان پر مختلف جگہ پر کیوں دیکھتے ہیں۔ یعنی آج جو ستارہ رات کے بارہ بجے طلوع ہوتا ہے۔ وہی ستارہ آج سے ایک ماہ کے بعد کیوں رات کے دس بجے طلوع ہوگا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ ستارے ہر رات کو چار منٹ پہلے طلوع ہوتے ہیں۔ یعنی جو ستارہ آج رات کو نو بجے طلوع ہوا۔ وہ کل آٹھ بجکر ۵۶ منٹ پر طلوع ہوگا۔ اور پرسوں آٹھ بجکر ۵۲ منٹ پر نکلے گا۔ چونکہ زمین علاوہ اپنے محور کے گرد گھومنے کے سورج کے گرد بھی چکر لگاتی ہے اس لئے یہ چار منٹ دراصل اس فاصلہ کے برابر ہے۔ جو زمین ہر چوبیس گھنٹہ میں اپنے دور پر آگے سفر کر چکی ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر ہم کو تمام سال ستارے ایک ہی مقام پر نظر آتے۔ اور ہم دن والے ستارے کبھی نہ دیکھ سکتے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسا عجیب انتظام کیا ہے۔ کہ ہم سال بھر میں تمام ستارے جو دن کو اور رات کو آسمان پر ہوتے ہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور اس زمین کی اپنے دور میں حرکت کی وجہ سے ہم سورج کو سال کے مختلف حصوں میں مختلف برجوں میں دیکھتے ہیں۔ اور موسموں کا حال لگاتے ہیں۔ ورنہ موسم بھی ایک ہی سا رہتا۔

خاکسار:۔ سید ظہور احمد شاہ ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن ملکہ ہانس ضلع پاک پٹن۔

حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب کے لئے درخواست دعاء

پشاور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ خان بہادر مولوی غلام حسن خانصاحب رئیس پشاور چند روز سے بعارضہ بخار بہت بیمار ہیں۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۵ جون۔ یہ افواہ امریکہ کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ لنڈن سے یہ خبر آئی ہے۔ کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے جرمنی سے صلح کی التجا کی ہے۔ باخبر اور معتبر حلقوں میں اس کو بے بنیاد اور غلط قرار دیا جا رہا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ لنڈن سے ایسی کوئی خبر نہیں دی گئی۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ کہ یہ افواہ جرمنوں نے پھیلائی ہے

لنڈن ۱۵ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانسیسی گورنمنٹ جو پیرس سے ٹاورس میں چلی گئی تھی۔ اب وہاں سے کسی دوسرے مرکز کی طرف چلی گئی ہے اس لئے جب تک گورنمنٹ اپنا نیا ہیڈ کوارٹرز نہ بنا لے۔ فرانس کی فوجی سرگرمیوں کے متعلق خبریں زیادہ نہیں آیا کریں گی۔

قاہرہ ۱۵ جون۔ شمالی افریقہ میں برطانوی فوجوں نے لیبیا کے دو قلعوں کیپوٹو اور ماریلوس پر چوبیس گھنٹے کی جنگ میں قبضہ کر لیا ہے اول الذکر مقام پر مصر کی سرحد پر بم برسائے گئے۔ اس سے پیشتر ایک چوکی پر قبضہ کر کے سو اطالوی سپاہی اور چار افسر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ایک قلعہ کے افسروں نے خود ہتھیار ڈال دئیے۔

لاہور ۱۵ جون حکومت پنجاب نے لاہور کی چار دیواری کے اندر والے علاقہ کو شورش زدہ رقبہ قرار دے دیا ہے۔ جن مسجدوں میں خاکسار ٹھہر کر خلاف قانون سرگرمیاں جاری رکھنی چاہتے ہیں۔ ان کے قریب پولیس ٹھہرانے کے لئے مکانات کرایہ پر لئے جا رہے ہیں۔ یکم جولائی سے تعزیری چوکیاں بٹھا دی جائیں گی۔

شملہ ۱۵ جون۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ میں ایمرجنسی پاورز بل پاس ہونے کے بعد ہندوستانی عوام میں یہ افواہ پھیل گئی ہے۔ کہ حکومت ہند بھی پرائیویٹ ملکیت پر قبضہ کرنے والی ہے۔ ایسی افواہوں کی پرزور تردید کی جاتی ہے۔

ماسکو ۱۵ جون۔ روسی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر سویڈن پر کسی قسم کی چیرہ دستی یا دست درازی کی کوشش کی گئی۔ تو سوویٹ حکومت اپنی تمام قوت سے سویڈن کی امداد کرے گی اور اس کے دشمن کی مخالفت کرے گی۔

لاہور ۱۴ جون۔ سنٹرل ریٹیپیرز ایسوسی ایشن کا ایک آزمائشی کیس جس میں یہ سوال زیر بحث تھا۔ کہ آیا لاہور میونسپلٹی یا پنجاب گورنمنٹ کو محصول نمک لگانے کا اختیار ہے۔ آج ہائی کورٹ میں پیش ہوا۔ وکلاء کی بحث کے بعد مسٹر جسٹس دین محمد نے اس کیس کا فیصلہ سنایا۔ کہ ایڈمنسٹریٹر اور گورنمنٹ کو نمک پر محصول لگانے کا کوئی اختیار نہیں۔

لاہور ۱۴ جون انڈین سول سروس میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان دہلی میں ۶ جنوری ۱۹۴۱ء سے شروع ہوگا۔ جتنے امیدوار منتخب کئے جائیں گے ان کے متعلق بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ قواعد اور درخواست وانتخاب کے فارم۔ اور امیدواروں کے طبی معائنہ کے متعلق ضوابط کی نقول دفاتر محکمہ اطلاعات سے مل سکتی ہیں۔

لنڈن ۱۶ جون۔ آج روم کے سمندر میں اتحادی بیڑے نے اٹلی کی کم از کم تین ڈبکنی کشتیاں ڈبو دی ہیں۔

واشنگٹن ۱۶ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ ابھی جرمنی کے خلاف لڑائی کا اعلان نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس کی منظوری کانگرس دے سکتی ہے۔ البتہ امریکہ اتحادیوں کو لڑائی کا سامان پہنچانے کی پوری کوشش کرے گا۔

لنڈن ۱۶ جون۔ آج دو دفعہ فرانس کیبنٹ کا جلسہ ہوا۔ جس میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کے جواب پر غور کیا گیا۔

لنڈن۔ ۱۶ جون۔ جرمن فوجیں پیرس کے پورب اور پچھم کو بڑھ رہی ہیں۔ کچھ دستوں نے دریائے رائن کو عبور کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۶ جون۔ آج لنڈن کے تمام گرجاؤں میں فرانس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی۔

لنڈن ۱۶ جون لڑائی کے بارہ میں فرانسیسی تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمن پیرس کے دونوں طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ نیز وہ میجنو لائن کے پاس جا پہنچے ہیں۔ اور اس پر سٹربیل تک چھا گئے ہیں۔

لنڈن ۱۶ جون۔ اگلے منگل کو لڑائی کے متعلق بیان دیتے ہوئے مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزویلٹ کے اس جواب کے متعلق بھی کچھ کہیں گے۔ جو مسٹر رینو وزیر اعظم فرانس کی اپیل پر انہوں نے بھیجا ہے۔

لنڈن ۱۶ جون۔ ہاؤس آف کامنز کا خفیہ اجلاس جو ملتوی کر دیا گیا تھا۔ جمعرات کو منعقد ہوگا۔

بمبئی ۱۶ جون آج آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں دو قراردادیں پاس کی گئیں۔ پہلی ہندوستان کے بچاؤ کے متعلق۔ اور دوسری ہندوستان کی آئینی ترقی کے متعلق۔ ورکنگ کمیٹی نے پہلی قرارداد میں اس بات پر بے چینی کا اظہار کیا۔ کہ نازیوں کا ظلم روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور ایک ایک کر کے سب ملکوں کی آزادی چھینی جا رہی ہے۔ نیز یہ کہا گیا کہ اٹلی نے اسوقت فرانس پر جو حملہ کیا ہے۔ اس کے لئے اس کے پاس کوئی وجہ نہ تھی۔ آگے لکھا ہے کہ اسوقت دنیا کی حالت بہت نازک ہو چکی ہے۔ اور ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ ملک کی حفاظت کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ میں کمیٹی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ وائسرائے ہند۔ کمانڈر انچیف۔ اور دوسرے اصحاب نے ہندوستان کے بچاؤ کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ وہ بالکل ناکافی ہیں کمیٹی نے پریذیڈنٹ کو اجازت دی ہے کہ وہ وائسرائے سے انڈیا کی حفاظت کے متعلق خط و کتابت کرے کمیٹی کے نزدیک ہندوستان کے بچاؤ کی کامیاب صورت یہ ہے کہ تمام صوبے مل کر حفاظت کا انتظام کریں اور حکومت اور مسلم لیگ وغیرہ پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو جائے۔ اسکے بغیر جنگی کمیٹیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ورکنگ کمیٹی نے آئینی مسئلہ کے متعلق جو قرارداد پاس کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ مسلم لیگ کے مطالبات کے متعلق وائسرائے نے جو بیان دیا ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ وزیر ہند اور وائسرائے کے تازہ بیان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ وہ مسلم لیگ پر بھروسہ رکھے۔ اور اپنے دوستوں سے مدد چاہیئے ہم پوری طرح اس کی مدد کریں گے۔

بمبئی ۱۶ جون۔ سر سکندر حیات خان آج بمبئی سے لاہور کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ورکنگ کمیٹی کے کئی دوسرے ممبر بھی چلے جائیں گے۔ مگر جلسہ کل بھی ہوگا۔

لنڈن ۱۶ جون اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سنگاپور کے ایک اخبار نے ہوائی جہاز خریدنے کے لئے جو فنڈ جاری کیا ہے اس میں دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔ جن سے بارہ ہوائی جہاز خریدے جا سکتے ہیں۔

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ بچپش۔ ہڈی پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

سرینگر (کشمیر) مری اور ڈلہوزی کو ریل اور موٹر کے

مشترکہ ٹکٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام اہم سٹیشنوں سے مذکورہ بالا مقامات تک تھرو بکنگ کے لئے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں اب مہیا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ای۔ آئی۔ جی۔ آئی۔ پی۔ بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی۔ بی اینڈ این ڈبلیو۔ این۔ ایس اور جے ریلویز کے بعض سٹیشنوں سے سری نگر (کشمیر) تک سفر کے لئے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں حاصل ہیں۔

باتصویر رنگین پمفلٹوں کے لئے جن میں پوری پوری تفصیلات درج ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں:۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزارہا مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عگر)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔**

اکسیر تسہیل ولادت

کی پچھلے دنوں ہمارے خاندان میں ضرورت پیش آئی۔ اور میں نے اسے آزمایا عسر ولادت کی مشکل جو تشویش انگیز صورت اختیار کر چکی تھی۔ بفضل خدا آسان ہو گئی۔ اس لئے میں سفارش کروں گا۔ کہ اہل حاجت بغیر کسی خدشہ کے اس دوائی سے فائدہ اٹھائیں۔ بہت مفید اور زود اثر تیر بہدف دوائی ہے۔ جس کے لئے ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان قابل مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے یہ مرکب دوائی تجویز فرمائی دو روپے آٹھ آنہ میں صاحب موصوف سے منگوائیں۔ — قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیان۔

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں"۔

الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

سلور جوبلی میڈل جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ ۲/ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

باموقع اراضی قابل فروخت

نہایت باموقع ایک کنال زمین جس کی بنیادیں بھی بھری ہوئی ہیں۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے کے مکان کے قریب محلہ دارالفضل میں قابل فروخت ہے۔ ضرورت مند احباب کرام سے بہت جلد بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ قیمت کے متعلق تصفیہ کر لیں۔ کیونکہ یہ زمین موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ محمد ابراہیم بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

کینتھوڈین ہیئر آئل

سر کے بالوں کی جلد کمزور ہو جانے سے بال جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں کینتھوڈین ہیئر آئل جلد کو تقویت پہنچاتا ہے۔ آپ دیکھینگے کہ چند ہی دنوں میں بال جھڑنے بند ہو جائینگے۔ بالوں کو نرم ملائم اور لمبا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک علاوہ۔

مینیجر دواخانہ احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی